Oriental College Magazine, Vol.102, No. 02, Serial No. 384, 2026

خطوطِ غالب از مہیش پرشاد: اصولِ تدوین

صدف فاطمہ

لیکچرار گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، کوٹ مومن، سرگودھا

Khatoot-e-Ghalib by Mahesh Prshad: Principles of Editing

Sadaf Fatima
Lecturer in Urdu
Govt. Associate College for Women, Kot-Momin, Sargodha

Abstract

In the realm of editing Ghalib's letters, the credit is often given to Makatib-e-Ghalib by Maulana Arshi as the pioneering effort. However, the groundwork for this scholarly pursuit was, in fact, laid much earlier by Maulvi Mahesh Prshad. A distinguished graduate of the Oriental College, Punjab University Lahore—holding the titles of Maulvi and Alim Fazil—Mahesh began editing Ghalib's letters in accordance with the academic requirements of the Banaras Hindu University. In his editorial work, he adopted a particular textual methodology, which, though appreciated by many later scholars, also faced some critical scrutiny. This paper presents a critical study of the editorial techniques employed by Mahesh Prshad in his compilation of Ghalib's letters, and their scholarly implications.

Keywords:
Khatoot-e-Ghalib, Mahesh Prshad, Editing, Editorial technique

مولوی مہیش پرشاد(۱) نے ۱۹۲۴ء میں خطوط غالب پر تدوینی کام شروع کیا۔ اس وقت تک غالب کے تمام خطوط کو تدوینی اعتبار سے یکجا کرنے کا کوئی کام نہیں ہوا تھا، نہ کسی منصوبے کی تیاری تھی۔ مولوی مہیش پرشاد بطور اسسٹنٹ پروفیسر، بنارس ہندو یونی ورسٹی کے ہندو کالج میں، مصروف درس و تدریس تھے۔ دوران تدریس اتالیق کو ہر موضوع کے مختلف پہلوؤں کو باریک بینی سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ ایسے وقت میں غالب کے خطوط کی تدوین جیسے اہم اور وقت طلب منصوبے کا آغاز واضح طور پر تدریسی ضروریات کے پیش نظر معلوم ہوتا ہے۔خطوط غالب مہیش پرشاد کا تدوینی طرز کا پہلا کام ہے۔ اس سے قبل عربی کاویہ درشن عربی شاعری اور تذکروں پر تبصراتی اور تعارفی کتاب ہے جبکہ مشاہیر اردو کے خطوط مہیش پرشاد کے انتقال کے بعد شایع ہوئی۔ مہیش نے اس کتاب پر کام کا آغاز دورانِ تدوینِ خطوط غالب کیا جو اس کے بعد بھی جاری رہا، لیکن خطوط غالب سے پہلے مہیش پرشاد نے کوئی تدوینی کام نہیں کیا۔ لہذا خطوط غالب مہیش کی زندگی میں شایع ہونے والا اکلوتا تدوینی کام ہے۔

خطوط غالب نسخ ٹائپ کے ساتھ مطبع ہندوستانی اکیڈمی، صوبہ متحدہ الہ آباد کی جانب سے ۱۹۴۱ء میں شایع ہوئی۔ بہ قول مہیش پرشاد: یہ دو جلدوں پر مشتمل منصوبہ تھا۔ ۱۹۴۱ء میں ۴۵۲ خطوط پر مشتمل جلد اول شایع کی گئی۔ جلد دوم کے متعلق مقدمہ میں اطلاع دی:

> "۔۔۔ایک ضخیم مجموعہ خطوط غالب کے نام سے دو جلدوں میں تیار ہوا۔ پہلی جلد اب شایع ہو رہی ہے اور امید ہے کہ دوسری جلد کا چھاپا اسی سال ہو جائے گا۔" (مقدمہ، عبد الستار صدیقی، ص: الف)

لیکن یہ دوسری جلد زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکی۔ دوسری جلد کی اشاعت نہ ہونے کا سبب مختلف محققین بشمول خلیق انجم (مقدمہ: غالب کے خطوط، جلد اول) مہیش پرشاد کی اچانک موت کو ٹھہراتے ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں جلد اول کی خبرِ اشاعت مقدمے میں یوں درج ہے کہ دوسری جلد بھی تیار ہے، جبکہ مہیش پرشاد کا انتقال ۱۹۵۱ء میں ہوا۔ تقریبا دس سال کے طویل عرصے کے باعث اچانک موت کو دوسری جلد کی اشاعت میں مانع قرار نہیں دیا جاسکتا۔

خطوط غالب مدونہ مہیش پرشاد میں عبد الستار صدیقی کا لکھا مقدمہ اور مہیش کا تحریر کردہ دیباچہ شامل ہے۔ عبد الستار صدیقی نے مسودے کی پروف خوانی اور نظر ثانی کے ساتھ ساتھ بہت سے حواشی بھی ترتیب دیے۔ مقدمے میں آخذ کا مفصل حال مع علامتی نام، خطوط غالب کی املا، حواشی،

اعراب، گنتی لکھنے کی تکنیک، طباعت کے مسائل اور استدراک کو موضوع بنایا ہے ۔ کسی قسم کی غیر ضروری بحث، توقیر و تعصب بھرا کوئی جملہ مقدمہ میں شامل نہیں۔ مقدمے کے اختتام پر تاریخ '۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء' درج ہے۔ مہیش پرشاد کا دیباچہ بھی مقدمہ کی طرح غیر ضروری بیان، تعصب یا توقیر سے پاک ہے، بلکہ غالب کے سوانحی و قلمی تعارف پر بھی کوئی سطر نہیں لکھی۔ مہیش پرشاد نے اپنے کام کی ضرورت اور نوعیت کو مختصراً بیان کیا ہے۔ دیباچے میں مآخذ، اختلاف نسخ، قیاسی تصحیح، تصحیح متن اور ترتیب کے متعلق اپنی تکنیک واضح کی ہے۔ آخر میں دستخط مع تاریخ 'جنوری ۱۹۴۱ء' درج ہے۔

مہیش پرشاد نے خطوط غالب میں شامل تمام خطوط کو تاریخ وار مرتب کیا ہے ۔ عرشی نےمکاتیب غالب میں مکتوب الیہم کی ترتیب ان کے مراتب کے لحاظ سے رکھی تھی لیکن مہیش پرشاد نے اس معاملے میں بھی خط کی تاریخ کو کسوٹی بنایا۔ مہیش دیباچہ میں لکھتے ہیں:

> "ہر ایک مکتوب الیہ کے نام کے خط تاریخی ترتیب سے مرتب کیے گئے ہیں۔ ہر مکتوب الیہ کے نام کے پہلے خط کی تاریخ کے لحاظ سے مکتوب الیہوں کی تقدیم و تاخیر کی گئی ہے۔"

خطوط غالب کا جائزہ لیں تو مہیش اپنے قول میں صادق ہیں۔ مرزا تفتہ کے نام پہلا مرتبہ خط(۲) اگست ۱۸۴۹ء کا ہے۔ اس کے بعد جواہر سنگھ جوہر کے نام پہلے خط(۳) پر تاریخ درج نہیں دوسرے خط کی تاریخ ۹ اپریل ۱۸۵۳ء(۴) درج ہے۔ بدر الدین فقیر کے نام پہلے خط پر ۱۸۵۲ء درج ہے(۵) جبکہ دوسرا خط ۳ جنوری ۱۸۵۵ء کا ہے۔(۶) اس سے بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مکتوب الیہم کی تقدیم و تاخیر ان کے نام پہلے خط کی تاریخ سے طے کی ہے۔ ڈاکٹر مشیر احمد مہیش کی مدونہ خطوط غالب پر ایک اعتراض یہ لگاتے ہیں:

> "ہر مکتوب الیہ کے نام خطوط تاریخی ترتیب سے مرتب کیے گئے ہیں لیکن مکتوب الیہم کے ناموں میں کسی بھی ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔"(۷)

غالباً انھوں نے دیباچہ میں موجود مہیش کے بیان اور خطوط کی ترتیب کا جائزہ نہیں لیا بہ صورت دیگر یہ اعتراض بے جا ہے۔ مولوی مہیش پرشاد نے خطوط غالب کے مآخذ کی وضاحت صراحت سے دیباچے میں بیان کی ہے۔ اس کے مطابق خطوط غالب کی تدوین میں تین طرح کے مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

- عود ہندی اور اردوئے معلی کے خطوط۔

- کسی اور کتاب یا ادبی رسالوں میں شائع شدہ خطوط۔
- ایسے خط جو پہلے کبھی شایع نہیں ہوئے۔

عود ہندی اور اردوئے معلی کی جن اشاعتوں کو اس مجموعے کی تدوین کے دوران سامنے رکھا گیا، ان کی جامع وضاحت مع طباعت و کتابت اور دیگر چیدہ امور پر مقدمے میں عبد الستار صدیقی نے تفصیلات فراہم کی ہیں۔ ہر نسخے کے لیے ایک علامتی نام مختص ہے، جو حواشی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً عود ہندی کے لیے "ع، ع۱"، اردوئے معلی کے لیے "م، م۱، م۲، م۳، م حصہ ۲" وغیرہ۔ دوسری قسم کے مآخذ کی توجیہہ دیباچہ میں مکاتیب غالب کے تذکرے سے اخذ کی جا سکتی ہے۔ مہیش لکھتے ہیں کہ:

> "میں جو عرصہ دراز سے اس امر کا ملتجی تھا کہ وہاں کے خطوط کو اپنے مجموعے میں شامل کر سکوں، میری درخواست کو بھی قبولیت کا شرف بخشا گیا۔۔۔۔ مکاتیب میں سے میں نے صرف خطوں کو لے کر اس مجموعے میں درج کیا ہے۔ مولوی امتیاز علی صاحب "عرشی" نے جو مفید مقدمہ اور حاشیے وغیرہ تحریر فرمائے ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے ناظرین کو خود "مکاتیب" کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔"(۸)

خطوط غالب کی مطبوعہ جلد میں مکاتیب غالب سے ماخوذ نواب یوسف علی خاں ناظم کے نام خطوط شامل ہیں۔ مہیش نے خطوط کی ترتیب مکتوب الیہ کے نام پہلے خط کی تاریخ سے رکھی ہے لہٰذا اس جلد میں نواب کلب علی خان کے نام خط درج نہیں۔ اس جلد کے آخری مکتوب الیہ کے نام خط کی تاریخ ۱۸۵۸ء ہے جبکہ نواب کلب علی خان سے خط و کتابت ۱۸۶۴ء میں شروع ہوئی۔ مہیش پرشاد نے مکاتیب سے مخصوص خطوط کی نشاندہی نہیں کی بلکہ اجتماعی طور پر تذکرہ کیا ہے۔ ممکن ہے مذکورہ خط جلد دوم کی نذر ہو گئے۔

خطوط غالب کے مآخذ میں دوسری اور تیسری نوعیت یعنی ادبی رسائل میں مطبوعہ اور پہلی بار شایع ہونے والے غیر مطبوعہ خطوط کی وضاحت مہیش نے دیباچہ میں کی ہے۔ خطوط غالب مدونہ مہیش پرشاد کے دیباچہ میں درج بیانات کو سامنے رکھتے ہوئے مآخذ کا ایک گوشوارہ ترتیب پاتا ہے۔

مطبوعہ	غیر مطبوعہ
جنون کے نام ۷ خط	جنون کے نام ۱۳ خط
مولوی عزیز الدین کے نام خط	تحسین کے کلام پر اصلاحیں
شفق کے نام ۷ اخط	بے صبر کے کلام پر اصلاحیں

سید فرزند احمد بلگرامی کے نام خط صوفی کے کلام پر اصلاحیں

قدر بلگرامی کے نام خط

مکاتیب غالب میں شامل خط

یقیناً یہ گوشوارہ نامکمل اور غیر واضح ہے۔ مآخذ کی تمام تر تفصیل منصوبے کے تحت جلد دوم میں پیش کی جانی تھی۔ چند ایک خطوط کے حاشیے میں اس کے ماخذ کی نشاندہی ہے۔ مثلاً ایک بے نام خط مرقومہ ۱۸جولائی۱۸۵۸ء کے متعلق حاشیے میں لکھتے ہیں:

"رسالہ 'تصویر جذبات' کے ایڈیٹر سید احمد عزیز صاحب کیفی نے اس خط کو اپنے رسالے فروری ۱۹۲۴ء میں شایع کیا اور لکھا کہ یہ خط ان کے دادا صاحب کے نام لکھا گیا تھا۔۔۔اس رسالے سے 'صفدر' مرزاپورنے اپنی تالیف 'مرجع ادب' (حصہ ۲، ص۲۴۔۲۵) میں اس خط کو نقل کیا ہے۔"(۹)

دوسری جلد کے ساتھ ہم اس قیمتی مواد سے بے بہرہ تو رہے، سو رہے مگر مہیش کے بیان کی دلیل بھی ہاتھ نہ آئی۔

خطوط غالب میں مدونہ متن کے حواشی کا التزام پاورق میں ہے۔ حوالہ نمبر نمایاں نہیں، نہ ہی قوسین کا اہتمام ہے۔ زیادہ تر حواشی متعلقہ صفحے پر درج ہیں البتہ چند ایک مقامات پر حاشیے کی تحریر دو صفحات کے پاورق تک محیط ہے۔ حواشی کا موضوع اختلاف نسخ، تصحیح متن اور مآخذ ہے۔ میر مہدی حسین مجروح کے نام خط۱۳ مرقومہ ۱۸۶۱ء پر حوالہ نمبر ۳ کے حاشیے میں درج ہے:

"انتخاب" میں رقعہ اسی جگہ پر ختم ہو گیا ہے۔"

جبکہ اس سے آگے بھی خط کا متن موجود ہے۔ اسی طرح بعض حاشیوں میں خط کا بنیادی ماخذ بھی درج ملتا ہے۔ میر مہدی حسین مجروح کے نام خط۲۷ مرقومہ ۶جون ۱۸۶۰ء پر حاشیہ درج ہے:

"اس خط کا متن 'انتخاب' پر مبنی ہے۔"

مرزا حاتم علی مہر کے نام خط۴۵ مرقومہ ۱۸۶۳ء کے متعلق حاشیے میں درج ہے:

"یہ خط صرف 'انتخاب' میں ہے۔"

خطوط غالب میں تین طرح کے حواشی ہیں۔ پہلی قسم تو ان حاشیوں کی ہے جو مہیش پرشاد نے خود لکھے ہیں۔ متن میں متعدد مقامات پر یہ حاشیے موجود ہیں۔ ایسے حاشیوں میں بنیادی طور پر کوئی الگ

علامت استعمال نہیں ہوئی، بلکہ حوالہ نمبر کے ساتھ حاشیہ درج ہے۔ مثلاً نواب انوار الدولہ 'شفق' کے نام خط(۱) مرقومہ ۱۴اکتوبر ۱۸۵۵ء کے حاشیہ (۱) میں لکھا ہے:

"اردوم میں یہ خط یہیں پر ختم ہے، مگر اصل خط میں اس سے آگے کی سطریں بھی ہیں 'عود' میں خط پورا ہے مگر تاریخ نہیں ہے۔"(۱۰)

دوسری قسم ان حاشیوں کی ہے جو عبد الستار صدیقی نے لکھے ہیں۔ ایسے حاشیوں میں دو طرح کی علامات درج ہیں: ۱۔ لفظ 'مصحح'، ۲۔ لفظ 'ع۔ ص'

مذکورہ حواشی کہنی دار قوسین میں درج ہیں۔ مرزا تفتہ کے نام خط (۴۶) مرقومہ ۲۸ اگست ۱۸۵۸ء کے متن میں لفظ 'اس' پر حاشیہ درج ہے:

[سب نسخوں میں 'اسی' ہے، جو غالباً کتابیات کا سہو ہے۔ مصحح]

مرزا حاتم علی مہر کے نام خط(۱۴) مرقومہ ۱۸۵۸ء کے حاشیے میں لکھتے ہیں:

[متن میں یوں ہی ہے: مگر بہتر ہے: 'کیسا'۔ ع۔ ص]

تیسری قسم غالب کے لکھے حاشیوں کی ہے۔ مہیش کے پیش نظر بنیادی ماخذ میں پرانے نسخے بھی شامل ہوں گے، جہاں غالب نے اصلاح دی تھی۔ ایسی اصلاحات یا حواشی کو مہیش نے خطوط غالب میں غالب ہی کے حوالے سے درج کیا ہے۔ ایسے تمام حواشی کو ممتاز رکھنے کے لیے ان کے آخر میں '[غ]' لکھا ہے۔ مثلاً علاؤالدین علائی کے نام خط ۱۰، مرقومہ ۲۵ ستمبر ۱۸۶۱ء میں لفظ 'کاوشلک' (۱۱) اور علائی کے نام خط۲۸، مرقومہ ۳۰ مئی ۱۸۶۳ء میں لفظ 'پیر خرف'(۱۲) پر حاشیہ ملاحظہ کیجیے۔

خطوط غالب کے حواشی میں اختلافِ نسخ کے سلسلے میں مختلف مجموعوں کے لیے علامتی نام استعمال کیے ہیں:

عود ہندی، مطبع مجتبائی، میرٹھ، ۲۷ اکتوبر ۱۸۶۸ء	ع، ع۱
عود ہندی، مطبع مفید عام، آگرہ، ۱۹۱۰ء	ع۲
اردوئے معلیٰ، اکمل المطابع، دہلی، ۶ مارچ ۱۸۶۹ء	م، م۱
اردوئے معلیٰ، اکمل المطابع، دہلی، ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء	م۲
اردوئے معلیٰ، مطبع مفید عام، آگرہ، ۱۹۱۴ء	م۳، م حصہ ۲ (اس کا دوسرا حصہ)
مکاتیب غالب، امتیاز علی خان عرشی، ۱۹۳۷ء	مکاتیب

مہیش نے قلمی خطوط کے بعد اردوئے معلیٰ کے ۶ مارچ ۱۸۶۹ء کے ایڈیشن کو بنیادی نسخہ بنایا ہے اور دیگر مجموعوں سے نسخ کا تقابل کر کے اختلاف نسخ کو حاشیہ میں درج کیا ہے۔ مثال کے طور پر حکیم غلام نجف خان کے نام خط ۲۲ مرقومہ ۱۸۶۶ء میں لفظ 'ایسا' پر حاشیہ درج ہے:

ا۔ م ا :'ایسے، م ۲:'ایسا'

مرزا حاتم علی مہر کے نام خط ۱۳، مرقومہ: سن ندارد میں لفظ 'کام' پر حاشیہ درج ہے:

ا۔[ع اور م: 'کلام' جو صریحاً غلط ہے۔ ع۔ ص]

اختلافِ نسخ کے اندراج میں مہیش نے ایک لفظ سے لے کر خط کے مختلف حصوں تک کے اختلاف کو واضح کیا ہے۔ کس نسخے میں کتنا حصہ خط کا موجود ہے اور کتنا نہیں، کہاں کون سا لفظ مختلف نسخوں میں کیسی صورت میں ہے وغیرہ۔ اس دوران مہیش نے ایسے علامتی نام بھی استعمال کیے ہیں، جن کی وضاحت مقدمہ و دیباچہ نہیں کرتے مثال کے طور پر شفق کے نام خط (ا) مرقومہ ۴ ماہ اکتوبر ۱۸۵۵ء کے حاشیے میں درج ہے:

ا۔ "اردوم میں یہ خط یہیں پر ختم ہے، مگر اصل خط میں اس سے آگے کی سطریں بھی ہیں۔ 'عود' میں خط پورا ہے مگر تاریخ نہیں ہے۔"

یہاں علامت 'اردوم' اور 'عود' کی وضاحت مقدمے سے نہیں ہوئی۔ محض 'عود' واضح نہیں کرتا کہ یہ عود ہندی مطبوعہ ۱۸۶۸ء ہے یا عود ہندی مطبوعہ ۱۹۱۰ء، اسی طرح اردوئے معلیٰ کے کسی بھی نسخے کے لیے 'اردوم' کی علامت مقدمے میں درج نہیں۔

اختلاف نسخ کی وضاحت کے بعد مہیش نے نسخ کی تصحیح کی ہے۔ بعض مقامات پر بنیادی نسخے سے اتفاق اور بعض سے اختلاف کرتے ہوئے مختلف نسخوں کے تقابل سے تصحیح کی ہے۔ تصحیح متن کے معاملے میں مہیش پرشاد کے طریقہ تدوین پر خلیق انجم اعتراض کرتے ہیں:

"مولوی مہیش پرشاد نے خطوط غالب کا متن تیار کرنے میں کئی طریقے اپنائے ہیں۔"(۱۳)

خلیق انجم نے یہ اعتراض خطوط غالب کے متن کی املا، سنین کے تعین اور تصحیح متن کے معاملے میں کیا ہے۔ ڈاکٹر خلیق کا اعتراض بالکل بجا ہے۔ مہیش نے تصحیح متن میں ایک سے زیادہ طریقے اپنائے ہیں۔ کہیں تصحیح کو متن کا حصہ بنایا ہے اور کہیں غلط متن کی تصحیح کو حاشیہ میں درج کیا ہے۔ مہیش نے تقابل متن کے بعد جو تصحیحات کی ہیں انھیں تو متن میں یا حاشیہ میں درج کیا ہے البتہ جو تصحیحات قیاس پر مبنی

ہیں انھیں قوسین میں درج کیا ہے۔ مگر ان پر کوئی حاشیہ نہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ تصحیح قیاسی ہے۔ مرزا تفتہ کے نام خط ۱۰۴، مرقومہ: سن ندارد کے متن میں لفظ "[کر]"(۱۴) اور قاضی عبدالجمیل جنون کے نام خط ۴، مرقومہ ۲۸ اگست ۱۸۵۹ء کے متن میں "[زبان اپنی]، [لوگ کہتے ہیں]"(۱۵) کو قیاسی تصحیح کے ضمن میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جن پر مہیش کی طرف سے حاشیے درج نہیں ہیں۔ مرزا تفتہ کے نام خط ۴۷، مرقومہ: سن ندارد کے متن میں جملہ درج ہے:

"مگر نہ بہ حذفِ تحتانی مثلِ 'زمی' بہ حذف نون، بلکہ بہ طریق قلبِ بعض 'دویم' کا 'دومی' ہو گیا۔"

اس جملے پر حاشیے میں درج ہے:

ا۔ [سب نسخوں میں: '۔۔۔ مثل زمیں نہ بہ حذن نون۔ بلکہ بطریق قلب بعض۔ دویم کا دوینی ہو گیا۔' مگر اس میں 'زمیں' اور 'نہ' اور 'دوینی' صحیح نہیں۔ ع۔ ص](۱۶)

یہاں تصحیح خط کے متن میں درج ہے جبکہ غلطی کی نشاندہی حاشیے میں کی گئی ہے۔

شفق کے نام خط (۱) مرقومہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۵۵ء میں ایک نام 'جناب میر واجد علی' پر حاشیے میں لکھتے ہیں:

"ا۔ غالب کے قلم کی تحریر میں یوں ہی ہے۔ مگر غالباً سہواً 'امجد' کی جگہ 'واجد' لکھ دیا تھا۔ جب 'عودِ' میں داخل کرنے کے لیے خط کی نقل لی گئی تو مکتوب الیہ نے صحیح نام لکھوا دیا ہو گا۔"

اس مثال میں واضح ہے کہ تصحیح کو حاشیے میں درج کیا گیا ہے جبکہ غلط متن کو خط میں رکھا ہے۔ ان نمونوں سے ہم مہیش کی تکنیک کا اختلاف سمجھ سکتے ہیں۔

خطوط غالب کے دیباچہ سے واضح ہوتا ہے کہ مہیش پرشاد نے سنین کے تعین کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ مہیش نے مختلف انداز میں درج تواریخ کو عیسوی تاریخ سے بدلنے کی سعی کی ہے۔ جہاں ہجری تاریخ درج تھی، اسے عیسوی میں بدل دیا ہے۔ مہیش نے اپنی متعین کی گئی ہجری سے عیسوی تاریخ کو قوسین میں درج کیا ہے مرزا تفتہ کے نام خط ۲۸، کے آخر میں تاریخ کا اضافہ "[شنبہ ۵ دسمبر ۱۸۵۷ء]"(۱۷) نمونے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ بعض مقامات پر مکمل تاریخ کا تعین نہیں کیا بلکہ سنہ کا اندراج ہے مثلاً سید بدرالدین احمد فقیر کے نام خط (۱) کے آخر میں [۱۸۵۲ء](۱۸) درج ہے۔ گو کہ مہیش نے جتنا

ہو سکا اتنا داخلی و خارجی شواہد کی بنا پر سنین کا تعین بقید قوسین خط کے ساتھ درج کیا ہے۔ مہیش نے سنین کے تعین کی دلیل نہیں دی کہ کس بنا پر متعلقہ خط کی تاریخ کا تعین عمل میں آیا جبکہ غالب کی جانب سے کوئی تاریخ درج نہ تھی یا اس سے قبل کے نسخوں میں تاریخ نہیں تھی۔

دوسرا اہم مسئلہ مہیش کی جانب سے سنین کے تعین میں در آنے والے اختلاف کا ہے۔ اول تو تاریخ کو کسی ایک جگہ مختص نہیں کیا۔ غالب نے اگر تاریخ خط کے آغاز میں لکھی تو مہیش نے بھی وہیں درج کی۔ اگر آخر میں لکھی تو مہیش نے بھی وہیں درج کی ہے۔ لیکن وہ تاریخیں جو مہیش نے خود متعین کی ہیں ان میں در آنے والا اختلاف قابل فہم نہیں۔ مہیش نے کہیں متعین تاریخ کو خط کے متن میں لکھا ہے، کہیں حاشیہ میں درج کیا ہے۔ تفتہ کے نام خط ۱۷ کی متعینہ تاریخ 'جون سال حال [سنہ ۱۸۵۹ء]' کو ابتدائے خط میں درج کیا ہے۔ مجروح کے نام خط ۱۰ کی تاریخ '[فروری ۱۸۵۹ء]' کو خط کے آخر میں درج کیا ہے۔ شفق کے نام خط ۱۲ کی تاریخ ' ۲۹ ذی الحجہ [۱۲۷۶ھ]' پر عیسوی تاریخ "۱۔ مطابق ۱۹ جولائی ۱۸۶۹ء" کا حاشیہ درج ہے۔ گو کہ سنین کے تعین و اندراج میں مہیش نے ایک اسلوب پر اکتفا نہیں کیا۔ خلیق انجم یہی اعتراض کرتے ہیں بلکہ وہ مہیش کی بیشتر تواریخ، جن کا تعین مہیش پرشاد نے بغیر دلیل و حاشیہ کے کیا ہے، مسترد کرتے ہیں۔ اپنے اعتراض کی دلیل میں خلیق انجم نے خطوط غالب سے دلائل بھی پیش کیے ہیں۔(۱۹)

خطوط غالب میں غالب کے املا کو برقرار رکھا گیا ہے۔ مثلاً متن میں غالب کے املا پر اعراب بالحروف کا استعمال ہے۔ نمونے کے طور پر مرزا تفتہ کے نام خط ۲۴ مرقومہ ۲۳ فروری ۱۸۵۴ء سے اقتباس ملاحظہ کیجیے:

"اب جب اوس خط کا جواب تمھارے پاس ہے۔۔"

"۔۔۔بڑا بیٹا اون کا، اون کے کام پر۔۔۔"

یہاں لفظ 'اوس'، 'اون' کو غالب کی طرزِ املا ہے۔ دوسرا اختلاف معکوسی حروف کا املا ہے۔ خطوط غالب میں غالب کے املا کی طرح معکوسی حروف پر چار نقطے استعمال کیے ہیں۔ نمونے کے طور پر تفتہ کے نام خط ۷۴ مرقومہ ستمبر ۱۸۵۸ء میں لفظ 'ڈاک'، 'سینکڑوں' کی املا دیکھی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ تفتہ کے نام خط ۶۱ مرقومہ ۲۷ نومبر ۱۸۵۸ء میں غالب 'ہنری اسٹورٹ ریڈ صاحب۔۔' کے نام میں بھی 'ٹ' کے لیے چار نقطے اور 'ڈ' کے لیے 'د' پر دو نقطے استعمال کیے ہیں۔ غالب کے ہاں کچھ الفاظ کا املا مروج املا سے بھی مختلف ہے۔ مثلاً 'ز' اور 'ذ' کے درمیان غالب فارسی کے اصول پر 'ذ' سے ایسے الفاظ کا املا لکھتے

تھے، جنھیں اردو میں 'ز' سے لکھا جاتا ہے۔ مہیش نے غالب کے طرز پر ہی ایسے تمام الفاظ کو 'ذ' سے لکھا ہے ۔کچھ لفظ غالب ذاتی املا پر لکھتے تھے یا عام بول چال کے لہجے میں ان لفظوں کے ہجّے کرتے تھے مثلاً گانو، پانو، پانسو وغیرہ۔ مہیش نے بھی خطوط غالب میں یہ املا برقرار رکھا ہے۔

مقدمے کے آخر میں عبدالستار صدیقی نے "استدراک" کے تحت طباعت کی اغلاط کا اعتراف اور فہرست پیش کی ہے۔ استدراک میں اغلاط کو بقید صفحہ نمبر اور سطر نمبر تصحیح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مثال ملاحظہ کیجیے:

- ص۳۸، س۲۔ع:"پڑھ دینا"۔م میں "پڑھنا" ہے، جو بہتر قرات ہے۔
- ص۲۲۶، س۱۱ن۔"جان" کے بعد سکتے کا نشان غلط چھپ گیا ہے۔"میری جان" سے مطلب ہے:"میری دانست میں"۔
- ص۳۰۷، س۱۰۔"مغلچوں"۔یہ لفظ غالب کے خطوں میں اور جگہ بھی آیا ہے۔ع میں ہر جگہ "مغلچہ" اور م میں "مغلبچہ" ہے۔ع کی قرات زیادہ قرین قیاس ہے۔(۲۰)

مندرجہ بالا مثالوں میں "ص" سے مراد صفحہ نمبر، "س" سے مراد سطر نمبر، "ن" سے مراد صفحے کے نیچے سے اوپر کی طرف سطر نمبر، "ع" سے مراد عود ہندی کی پہلی اشاعت کا نسخہ، "م" اور "م ا" سے مراد اردوئے معلی کے پہلے حصے کی پہلی اشاعت والا نسخہ ہے۔خطوط غالب مدونہ مہیش پرشاد کے آخر میں اسی طرز پر دو صفحاتی اغلاط نامہ شامل ہے جس کی مدد سے تصحیح کی جا سکتی ہے۔

خطوط غالب میں مہیش پرشاد نے پہلی بار غالب کے تمام خطوط کو تاریخی تسلسل سے یکجا کر کے مدون کرنے کی سعی کی تھی۔ اس منصوبے کا نمونہ جلد اول کے روپ میں سامنے بھی آیا لیکن جلد دوم کا شایع نہ ہونا مہیش کے بیانیے کو کمزور کر گیا۔ جلد اول میں مہیش نے دیباچے، سنین کے تعین، ترتیب، املا، اختلاف نسخ، تصحیح متن، قیاسی تصحیح کے اصولوں کو بہت حد تک عمدگی سے برتا گو کہ ہر جا ایک اصول نہ رکھنے اور مختلف طریقوں کے استعمال نے مجموعے کی تکنیک میں نظم قایم نہیں ہونے دیا۔ مآخذ کی وضاحت نہ ہونے کے سبب یہ کام مزید اپنی سند کھو بیٹھا۔ علاوہ ازیں عرشی کی طرح اس میں مکتوب الیہ کے حالات، اشاریہ اور تعلیقہ کی معلومات کا اہتمام بھی نہیں ملتا۔ اس کے باوجود مہیش پرشاد کا مدونہ خطوط غالب تدوین کی روایت میں اہم حوالہ ہے۔ مقدمے و دیباچے کی جامعیت، پاورق کے حواشی، تاریخی ترتیب اور اپنی تکنیک کو واضح بیان کرنا اس مجموعے کا خاصہ ہے۔ بعض غیر مطبوعہ خطوط کی اشاعت سے یہ مجموعہ بنیادی

ماخذ کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ شفق کے نام خطوط پہلی بار مہیش پرشاد نے مدون کیے تھے۔ خلیق انجم کے مدونہ غالب کے خطوط میں شامل شفق کے خطوط مہیش کے مدونہ خطوط غالب سے ہی مستعار ہیں۔ مہیش اس شعبے میں اتنا کام کر گئے تھے کہ ان کے بعد آنے والے مدونین مہیش سے فیض کشید کرتے رہے۔ خلیق انجم غالب کے خطوط کی جلد چہارم میں ایسے چند خطوط کی نشاندہی کرتے ہیں، جن کا سراغ انھیں مہیش پرشاد کے جمع کردہ مواد سے ملا۔ مہیش پرشاد کے لیے یہ اعزاز بڑا ہے کہ عصر حاضر کا مدون ان کے مدونہ کام پر اعتراض کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت کا اعتراف بھی کر رہا ہے اور اپنے کام کی بنیاد مہیش پرشاد کے کام کو بنا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

حواشی و حوالہ جات

(۱) مولوی مہیش پرشاد ۱۹ اپریل ۱۸۹۱ء بمقام فتح پور کایستھان (ڈاکخانہ مدارا) ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۶۔۱۹۲۰ء کے چار سالہ کورس کے ذریعے اورینٹل کالج (پنجاب یونی ورسٹی) لاہور سے مولوی، عالم، فاضل کی اعلا اسناد حاصل کیں۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں بنارس ہندو یونی ورسٹی کے سنٹرل ہندو کالج میں شعبہ عربی، فارسی اور اردو میں عربی کے لیکچرر مقرر ہوئے۔ ۱۶ اپریل ۱۹۲۴ء کو اسی شعبے میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر ترقی حاصل کی۔ بھرپور ملازمت کے بعد جون ۱۹۵۱ء میں ۶۰ برس کی عمر میں اسی شعبے اور کالج سے ریٹائر ہوئے اور اگست ۱۹۵۱ء میں جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

مہیش پرشاد کے ورثے میں تخلیقی اور تدوینی کتب شامل ہیں۔ ان کے مضامین زیادہ تر اسلامی و ہندی مذہب، ثقافت، تہوار و طرز بود و باش کے تقابل پر منحصر ہیں۔ مہیش پرشاد کے مضامین کا دوسرا بڑا موضوع غالب ہے۔ غالب پر ان کے ۲۰ مضامین پر مشتمل مجموعہ عبدالسمیع نے بنام مضامین مہیش پرشاد غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی سے ۲۰۱۸ء میں شایع کیا ہے۔

(۲) مہیش پرشاد، خطوط غالب، (الہ آباد: ہندوستانی اکیڈمی، ۱۹۴۱ء)، ج ۱، ص ۱۔

(۳) ایضاً، ص ۱۰۵۔ (۴) ایضاً، ص ۱۰۸۔

(۵) ایضاً، ص ۱۰۹۔ (۶) ایضاً، ص ۱۱۰۔

(۷) ڈاکٹر مشیر احمد، خطوط غالب کے ادبی مباحث، (علی گڑھ: لیتھو کلر آفسیٹ پرنٹرس، ۲۰۱۱ء)، ص ۹۷۔

(۸) مہیش پرشاد، خطوط غالب، ص ط ی۔

(۹) ایضاً، ص ۳۷۳۔ (۱۰) ایضاً، ص ۱۳۰۔

(۱۱) ایضاً، ص ۳۳۰۔ (۱۲) ایضاً، ص ۳۵۰۔

(۱۳) خلیق انجم، غالب کے خطوط، (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۸ء)، (ج ۱، ص ۴۵۔

(۱۴) مہیش پرشاد، خطوط غالب،ص۹۰۔

(۱۵)ایضاً ،ص۱۱۶۔ (۱۶)ایضاً ،ص۶۹۔

(۱۷)ایضاً ،ص۲۹۔ (۱۸)ایضاً ،ص۱۰۹۔

(۱۹) خلیق انجم،غالب کے خطوط ، ج۱،ص۴۷۔

(۲۰) مہیش پرشاد، خطوط غالب،ص۵۸۔

Bibliography

- Mahesh Prshad, Khatoot-e-Ghalib, (Ilahbad:Hindustani academy, 1941).
- Dr. Musheer Ahmed, Khatoot-e-Ghalib K Adbi Mubahis, (Aligrh, Letho color officet printers,2011).
- Ghalib K Khatoot (Vol 1), Murttaba Khaleeq Anjum (Karachi:Anjuman-e-Tarqqi Urdu Pakistan,2008).

❖❖❖